

## 49007-اعنکاف کا بنیادی ہدف، اور مسلمانوں نے یہ سنت کیوں ترک کر دی؟

سوال

مسلمانوں نے عنکاف کرنا کیوں ترک کر دیا ہے حالانکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟  
اور عنکاف کا بنیادی ہدف کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اعنکاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن موکدہ میں سے ہے جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی ہمشگی کی ہے۔

آپ عنکاف کی مشروعیت کے دلائل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (48999) کا جواب دیکھیں۔

یہ سنت مسلمانوں کی زندگی سے مخفی ہو چکی ہے صرف وہیں اس سنت پر عمل کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہے، اس سنت کے متعدد بھی مسلمانوں کی حالت وہی ہے جو دوسری سنتوں کے ساتھ ہے جہنمی وہ کرچکے میں یا پھر قریب ہے کہ انہیں ختم کر دیں۔

اس کے کئی ایک اسباب ہیں ان میں چند ایک یہ ہیں :

1- بہت سے لوگوں میں ایمانی کمزوری۔

2- دنیا کی لذت اور شہوات میں بہت زیادہ دھیان، جس نے ان میں ان لذتوں اور شہوات سے دور رہنے کی قدرت ہی ختم کر دی ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی دور نہیں ہو سکتے۔

3- بہت سے لوگوں کے نفسوں میں جنت کی احیمت کا بلکا ہوجانا، اور ان کا راحت و آرام کی جانب میلان جس کی بنا پر وہ عنکاف کی مشقت برداشت ہی نہیں کر سکتے اگرچہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خشودی ہے۔

جس نے بھی جنت اور اس کی نعمتوں کی قدر و منزلت اور عظمت کو پہچان یا وہ اسے حاصل کرنے کے لیے قیمتی سے قیمتی پیز بھی خرچ کر دیتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(خبردار اللہ تعالیٰ کامال بڑا قیمتی ہے خبردار اللہ تعالیٰ کامال جنت ہے) اسے ترمذی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی (2450) میں صحیح قرار دیا ہے۔

4- بہت سے لوگوں کا صرف زبانی کلامی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار اور عملی طور محبت کا نہ پایا جانا، یہ محبت سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے اور اس کی تطبیق کا نام جس میں عنکاف بھی شامل ہے۔

فرمان باریٰ تعالیٰ ہے :

ب) یقیناً تمہارے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں عده نہونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن ترق رکتا ہے، اور بعثت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔  
الاحزاب (21)

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال کی پیروی و اقتداء کی اصل اصول اور دلیل ہے۔ احمد

دیکھیں : تفسیر ابن القیم (756/3)

بعض سلف نے تو مسلمانوں کا اعتکاف ترک کرنے پر تعجب کا اظہار کیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی کے ساتھ ہمیشہ اعتکاف کیا ہے۔

ابن شحاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

مسلمانوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے اعتکاف ترک کر دیا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ میں آئے اعتکاف نہیں چھوڑا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کی قبض کر لی۔

دوم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخر تک رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف باقاعدگی سے ہمیشہ کیا، اور یہ چند ایام ایک تریتی دورہ کی طرح ہیں، انسان کی زندگی میں اعتکاف کی راتوں اور دنوں کے بہت سے لمبا جی اور فوری نتائج مرتب ہوتے ہیں، اور انسان کی زندگی پر دوسرا روز میں رمضان المبارک تک کے لیے اس کا لمبا جی اثر بھی ہوتا ہے۔

مسلمانوں آج اس سنت کو زندہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اسے اس طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اپنایا تھا۔

لوگوں کی غفلت اور امت میں فساد پاہونے کے باوجود اس پر عمل پیرا ہونے والوں کی خوش نسبتی اور بہت بڑی کامیابی ہے۔

سوم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا بنیادی اور اساسی برف لیلۃ القدر کی تلاش اور اس کا حصول تھا :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرہ کا ترکی خیمه میں اعتکاف کیا جس کے دروازے پر چٹائی لٹکائی ہوئی تھی، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی خیمه کے ایک کنارے کی طرف کر کے اپنا سر نکالا اور لوگوں سے بات کی تو ووگ آپ کے قریب ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

میں نے یہ رات تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرہ کا بھی اعتکاف کیا پھر میرے پاس آنے والا آیا اور مجھے یہ کہا گیا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے، لہذا تم میں سے جو بھی اعتکاف کرنا پسند کرتا ہے وہ اعتکاف کرے، تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1167)

اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں :

1-نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اساسی و بنیادی ہدف لیلۃ القدر کا حصول اور اس رات کے قیام کی استعداد پیدا کرنا اور وہ رات عبادت کر کے بسر کرنا تھا، اس لیے کہ اس رات کو بہت عظیم فضیلت حاصل ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے :

**لیلۃ القدر ہزار میلیون سے بہتر ہے۔** (القدر 3)

2- اس رات کا علم ہونے سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی تلاش میں کوشش و جستجو کرنا، اسی لیے پہلے عشرہ کے اعتکاف سے ابتدائی اور پھر درمیانے عشرہ کا اعتکاف کیا اور جب یہ علم ہوا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے تو پھر مینہ کے آخر تک اعتکاف جاری رکھا، یہ سب کچھ لیلۃ القدر کی تلاش اور جستجو کی چوتھی ہے۔

3- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیر وی اور اتباع کرنا، کیونکہ انہوں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ مینہ کے آخر تک اعتکاف کی حالت میں ہی رہے، اور یہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیر وی میں ان کی شدید حرص کی بنا پر تھا۔

4- نبی کریم صلی اللہ کی اپنے صحابہ کرام پر شفقت اور رحمت، اعتکاف کی مشقت کو مد نظر رکھتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ اعتکاف جاری رکھنے یا اعتکاف ختم کرنے کا اختیار دیتے ہوئے فرمایا: (تم میں سے جو بھی اعتکاف کرنا پسند کرتا ہے وہ اعتکاف کرے)۔

اعتكاف کے اور بھی کئی ایک مقاصد ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کیجئے جاتے ہیں:

1- جتنا بھی ممکن ہو سکے لوگوں سے منقطع اور علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے، حتیٰ کہ اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور انس پیدا ہو جائے۔

2- اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکمل تعلق پیدا کر کے دل کی اصلاح۔

3- عبادات یعنی نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اذکار اور دعاء کے لیے مکمل طور پر انقطاع۔

4- روزے پر اثر انداز ہونے والی ہر چیز یعنی نفسانی شہوات وغیرہ سے روزہ کو محفوظ رکھنا۔

5- دنیاوی مباح امور میں کمی اور طاقت و قدرت ہونے کے باوجود ان سے زهد انتیار کرنا۔

دیکھیں: کتاب الاعتكاف نظرۃ تربیۃ تائبین ڈاکٹر عبد للطیف بالطو

واللہ اعلم۔